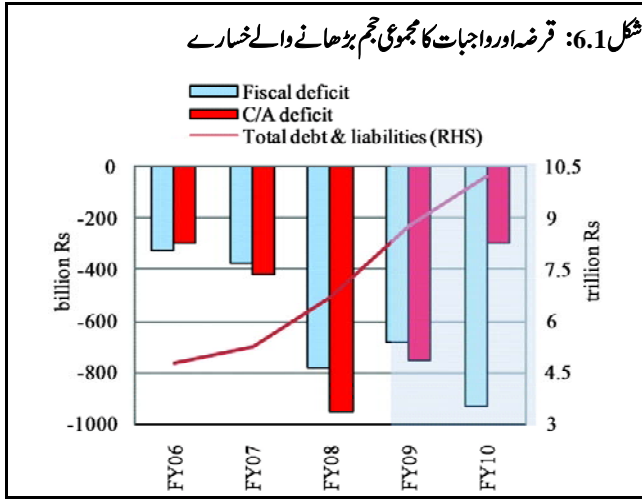


## 6 ملکی و بیرونی قرضہ

### 6.1 عمومی جائزہ<sup>1</sup>



گزشتہ تین مالی سال کے دوران بھاری مالیاتی خسارہ جاری رہنے کے نتیجے میں پاکستان کے قرضوں اور واجبات کا مجموعی حجم بڑھ کر 30 جون 2010ء کو 102 کھرب روپے تک جا پہنچا (دیکھئے شکل 6.1)۔ جی ڈی پی میں تناسب کے لحاظ سے قرضوں اور واجبات کا مجموعی حجم مالی سال 10ء کے خاتمے پر 69.5 فیصد تھا جو اختتام مہ 07ء سے 9 فیصدی درجے زائد ہے۔

م 10ء میں قرضوں کے بوجھ میں یہ اضافہ مالیاتی ذمہ داری اور تحدید قرضہ ایکٹ 2005ء کی مسلسل تیسرے سال خلاف ورزی تھی۔ اس ایکٹ میں، جو قرضوں کے بہتر انتظام کے لیے معیار مقرر کرتا ہے یہ ہدف مقرر ہے (الف) 2013ء تک سرکاری قرضہ جی ڈی پی کے 60 فیصد تک لانا، اور (ب) 60 فیصد کا نشانہ حاصل کر لینے کے بعد اس تناسب میں سالانہ 2.5 فیصدی درجے کی

لانا۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ اول الذکر شرط کو مقررہ وقت سے پہلے م 06ء میں پورا کر لیا گیا تاہم برقرار نہ رکھا جاسکا۔ یہ حقیقت اس امر کی عکاس ہے کہ م 08ء سے یہ تناسب مسلسل بڑھ رہا ہے، م 09ء میں جی ڈی پی کے 60 فیصد تناسب کی حد توڑی گئی، اور اس میں کمی کے بجائے ہر سال 2 فیصدی درجے اضافہ ہوتا رہا (دیکھئے جدول 6.1)۔

عالمی کساد بازاری کے نتیجے میں دنیا کے بہت سے ملکوں کے مالیاتی کھاتوں میں خرابی آئی اور قرضہ جاتی برداشت کے اظہار یے ملایا میٹ ہو گئے (دیکھئے باکس 6.1)۔ تاہم م 08ء تا م 10ء عرصے کے دوران پاکستان کے قرضوں اور واجبات کا اسٹاک تیزی سے بڑھنے میں ان گنت ملکی مسائل کا رفر مار ہے۔ ان میں ایک بڑا سبب اس عرصے کے دوران مختلف ملکی مسائل کے باعث مالیاتی خسارے میں تیزی سے اضافہ ہے، مثلاً (الف) ٹیکس گزاروں کی کم تعداد اور ذمہ داری کا فقدان، (ب) اپریل 08ء سے دسمبر 08ء کے دوران ملکی شرح سود بڑھنے سے ملکی قرضے کی ادائیگی کی لاگت میں اضافہ، (ج) ملکی صرفے پر بھاری زراعت کی ادائیگی (مثلاً تیل کی قیمتوں، بجلی کے نرخوں وغیرہ پر زراعت)۔

درحقیقت زراعت کی فراہمی سے توانائی کے شعبے کی طرف سے حکومت پر، قیمتوں میں فرق کے بھاری دعووں کا بوجھ لگ گیا ہے جس سے سرکاری شعبے کے اداروں کے قرضوں کا حجم م 09ء اور م 10ء کے دوران تیزی سے بڑھا۔ نیز گندم کے ملکی ذخائر بڑھانے کے لیے اس کی منڈی میں مداخلت کے حکومتی فیصلے سے بھی م 09ء میں اجناس کی خریداری سے چڑھنے والے قرضوں میں اضافہ ہوا۔ اگرچہ م 10ء میں سرکاری اداروں نے نئے قرضے کم لیے اور اجناس کی خریداری کے لیے قرض گیری بھی کم ہوئی، ان دودمات میں واجب الادا رقم م 10ء میں بدستور خاصی بلند رہی کیونکہ م 09ء میں لیے جانے والے بھاری قرضے ادائیں کیے گئے۔ مختصر یہ کہ جی ڈی پی میں اجناس کی خریداری اور سرکاری اداروں کے قرضے کا جو تناسب م 07ء میں بالترتیب 1.1 فیصد اور 1.2 فیصد تھا وہ م 10ء میں بڑھ کر 2.8 فیصد اور 2.6 فیصد ہو گیا۔<sup>2</sup>

ملکی عوامل کے علاوہ اجناس کی عالمی قیمتوں کو م 08ء میں دھچکا لگنے سے بیرونی قرضوں کا بوجھ، اور یوں قرضوں اور واجبات کا اسٹاک بڑھ گیا۔ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی

<sup>1</sup> اس باب میں قرضوں کے اعداد و شمار بین الاقوامی طریقے کے مطابق دیے گئے ہیں، مثلاً آئی ایم ایف (2003ء) کی طرف سے ”بیرونی قرضہ شماریات: مرتبین اور استعمال کنندگان کے لیے رہنما کتاب“ (External Debt Statistics: Guide for Compilers and Users)۔ جدول 6.1 اب تک شائع ہونے والے جداول کے مقابلے میں وسیع تر احاطہ کرتا ہے۔ اسی طرح سرکاری اداروں کا حاصل کردہ قرضہ بھی ملک کے مجموعی قرضے میں شامل کیا گیا ہے جبکہ اجناس کی خریداری کے لیے قرضے کو ملک کے واجبات کا حصہ بنایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بیرونی کرنسی وثیقہ جات یعنی ای ایف ای بی سی/ایف سی بی سی/ڈی بی سی اور پمپشل امریکی ڈالر بانڈز کو بھی ملکی واجبات میں شامل کیا گیا ہے۔ بیرونی قرضے میں این پی بی/بینک آف چائنا کی امانتیں جنہیں 2009ء تک بطور زرمبادلہ واجبات درج کیا جاتا تھا، وسط مدتی قرضے کے طور پر درج کیا گیا ہے۔

<sup>2</sup> تفصیل کے لیے دیکھئے اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹیں م 09ء اور م 10ء باب 4، اور اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ م 10ء۔

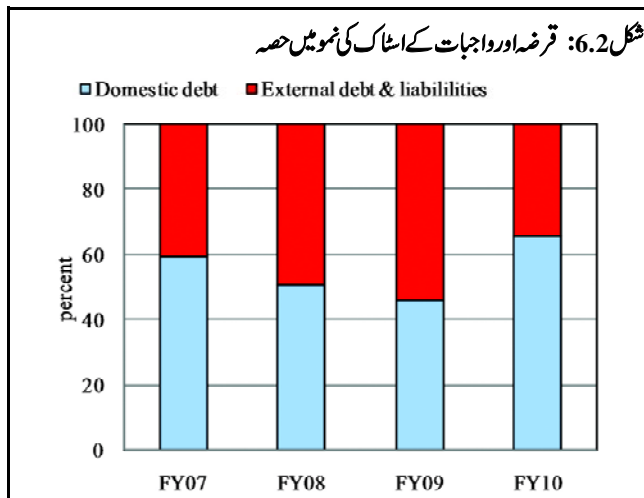
جدول 6.1: مجموعی قرضہ جات و واجبات کا خاکہ								
ارب روپے								
مطلق رقم				بطور فیصد فی ڈی پی				
م 07ء	م 08ء	م 09ء	م 10ء	م 07ء	م 08ء	م 09ء	م 10ء	
5249.0	6691.3	8746.6	10196.4	60.5	65.3	68.7	69.5	مجموعی قرضہ جات و واجبات
5101.0	6475.6	8306.7	9685.9	58.8	63.2	65.2	66.0	مجموعی قرضہ
2610.3	3274.7	3861.0	4652.7	30.1	32.0	30.3	31.7	سرکاری ملکی قرضہ
104.2	137.3	290.0	374.9	1.2	1.3	2.3	2.6	پی ایس این کی قرضہ
2386.5	3063.6	4155.7	4658.3	27.5	29.9	32.6	31.8	بیرونی قرضہ **
2151.0	2761.8	3451.8	3667.2	24.8	27.0	27.1	25.0	سرکاری بیرونی قرضہ
85.0	91.3	419.0	690.3	1.0	0.9	3.3	4.7	آئی ایم ایف سے قرضہ
72.5	82.2	87.3	83.0	0.8	0.8	0.7	0.6	پی ایس این بیرونی قرضہ
78.0	128.3	197.6	217.8	0.9	1.3	1.6	1.5	نجی شعبے کا بیرونی قرضہ
148.0	215.7	439.9	510.5	1.7	2.1	3.5	3.5	مجموعی واجبات
98.6	127.2	336.2	414.6	1.1	1.2	2.6	2.8	ملکی واجبات *
49.4	88.5	103.7	95.9	0.6	0.9	0.8	0.7	بیرونی واجبات **
491.2	641.8	947.0	1044.9	5.7	6.3	7.4	7.1	مجموعی واپسی قرض
384.6	521.6	669.4	668.6	4.4	5.1	5.3	4.6	مجموعی سودی ادائیگی
312.6	440.2	570.2	575.2	3.6	4.3	4.5	3.9	ملکی
65.2	75.5	89.4	82.2	0.8	0.7	0.7	0.6	بیرونی
2.0	2.3	1.7	2.3	0.0	0.0	0.0	0.0	بیرونی واجبات
4.8	3.6	8.1	8.9	0.1	0.0	0.1	0.1	ملکی واجبات
106.6	120.2	277.6	376.3	1.2	1.2	2.2	2.6	اصل رقم کی واپسی (بیرونی)
								یادداشتی جز:
4895.8	6216.3	7835.5	9106.1	56.4	60.7	61.5	62.1	مجموعی سرکاری قرضہ <sup>1</sup>

1 مجموعی سرکاری قرضے میں حکومت کے ملکی و بیرونی قرضے، آئی ایم ایف سے لیے گئے قرضے اور بیرونی واجبات شامل ہیں۔

\* اس میں صوبائی حکومتوں کو اجناس کی مالکاری کے لیے دیے گئے قرضے اور اجناس کی مالکاری کے لیے پی ایس این کے قرضے شامل ہیں۔

\*\* ہر سال کے لیے بیرونی قرضہ واجبات کی روپے میں قدر متعلقہ اختتام مدت کی شرح مباد کو آخر مدت کے اسٹاک پر لاگو کر کے معلوم کی جاتی ہے۔

ماخذ: (i) اسٹیٹ بینک، (ii) ڈی ایم سیکشن، فنانس ڈویژن



قیمت تیزی سے گرنے کی وجہ سے ان عوامل کے اثرات دوچند ہو گئے چنانچہ بیرونی قرضے کی روپے میں قدر بڑھ گئی۔

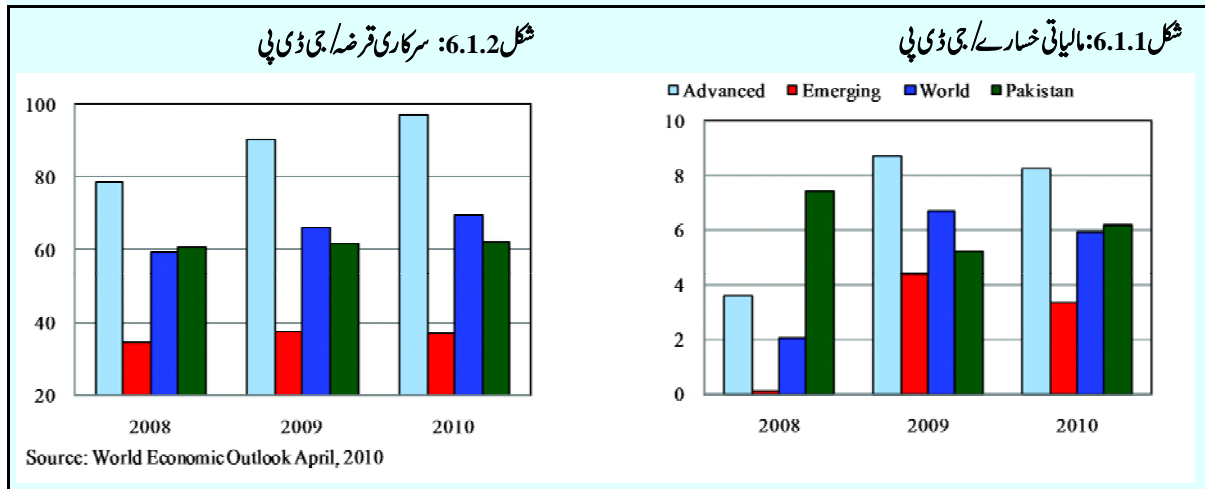
م 08ء اور م 09ء کے دوران قرضوں اور واجبات کا اسٹاک بڑھنے میں زیادہ تر حصہ بیرونی قرضے کا تھا تاہم م 10ء میں مالیاتی خسارے کی مالکاری کے لیے قرضے کے ملکی وسائل پر زیادہ انحصار دیکھا گیا (دیکھئے شکل 6.2)۔ اس کی دو وجوہات تھیں، بیرونی ذرائع سے قرضے کی توقع سے کم آمد اور م 10ء کے دوران 60 کروڑ ڈالر صکوک بانڈ کی تکمیل عرصیت۔ چونکہ نیا بیرونی بانڈ جاری نہیں کیا گیا، دوسرے بیرونی قرضوں کی آمد کم رہی چنانچہ مالی سال کے دوران پاکستان کے بیرونی قرضوں میں اضافہ معتدل سطح پر رہا۔ اس صورتحال

### ہاکس 6.1: مالیاتی خسارے اور سرکاری قرضے کا پوچھ۔ عالمی صورتحال

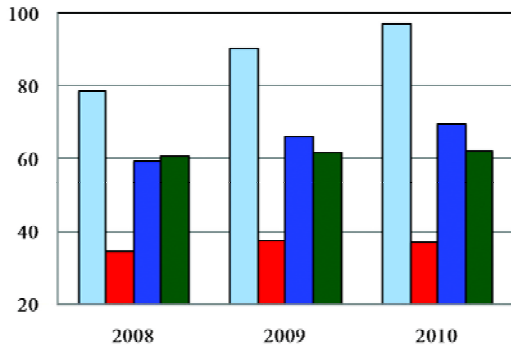
عالمی کساد بازاری کی وجہ سے دنیا بھر کے مالک تو سبھی مالیاتی پالیسیاں اپنانے پر مجبور ہوئے تاکہ مجموعی طلب بڑھا کر اقتصادی نمو بحال کی جائے۔ اقوام متحدہ کی ایک اشاعت کے مطابق اقتصادی بحالی کے لیے 55 ملکوں کے منصوبوں کی مجموعی رقم 26 کھرب ڈالر ہے جو 2008ء سے اب تک عالمی جی ڈی پی کا 4.3 فیصد بنتی ہے۔<sup>3</sup>

تاہم توسیعی مالیاتی پالیسیاں اپنانے سے ان ملکوں کا مالیاتی خسارہ بڑھ گیا جس سے ان پر قرضوں کا بھاری بوجھ پڑا (دیکھئے شکل 6.1.1 اور 6.1.2)۔ بحران کی شدت کے پیش نظر ترقی یافتہ ملکوں کو ابھرتی ہوئی معیشت والے ملک کے مقابلے میں مستحکم مالیاتی مدد ملی، چنانچہ ترقی یافتہ ملکوں کا مالیاتی خسارہ بھی نمایاں طور پر بڑھا۔ نتیجتاً ترقی یافتہ ملکوں کے قرضوں کا بوجھ 2008ء اور 2009ء کے دوران خاصا بڑھ گیا۔

اس کے برعکس پاکستان کی مالیاتی حالت نازک تھی جس نے اسے آئی ایم ایف کے ایس بی اے کے تحت مالیاتی یکجائی کا راستہ اپنانے پر مجبور کیا۔ اس پروگرام میں مالیاتی خسارہ مقررہ حدود میں رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔ تاہم اس سے قطع نظر، مالیاتی صرفے میں کمی کے وعدے کے باوجود پاکستان کا جی ڈی پی میں مالیاتی خسارے کا تناسب 2008ء تا 2010ء کے دوران ابھرتے ہوئے اور ترقی پزیر ملکوں کے اوسط سے خاصا بلند رہا۔ نتیجتاً اس کی جی ڈی پی میں سرکاری قرضے کا تناسب بھی اس عرصے کے دوران مذکور ملکوں کی اوسط سے خاصا بلند رہا۔



### شکل 6.1.2: سرکاری قرضہ/جی ڈی پی

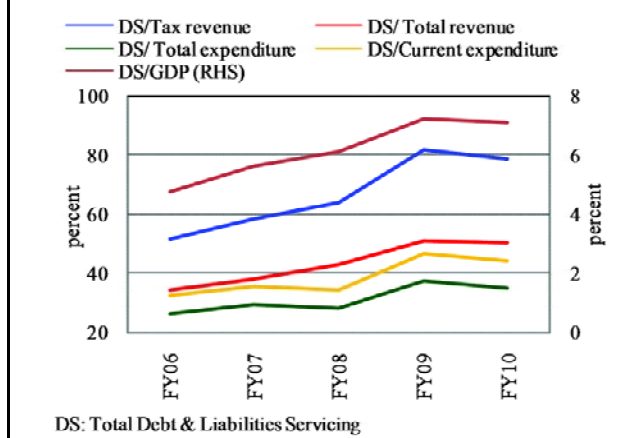


نئے ملکی ذرائع سے قرض گیری کے لیے اضافی دباؤ پیدا کیا۔ نتیجتاً، چونکہ مستقل اور غیر فنڈ قرضے کے ذرائع سے رقوم حاصل کرنے کی استعداد محدود تھی، رواں قرضے کے وثیقہ جات پر م 10ء کے دوران انحصار مزید بڑھ گیا جبکہ ملکی قرضے کی تخلیق میں ان کا حصہ پہلے ہی سب سے زیادہ ہے۔ مثبت امر یہ ہے کہ گذشتہ مالی سال کے دوران قرض ادا یگی کے ملکی اظہاریوں میں معمولی بہتری آئی جس کا جزوی سبب مالی سال کے دوران زری پالیسی میں نرمی کی قلیل سی مدت میں قرض وثیقہ جات پر شرح سود کا گرنا تھا (دیکھئے شکل 6.3)۔

معیشت کو درپیش دشواریاں دیکھتے ہوئے م 11ء کے دوران بھی ملک کی قرضے کی صورتحال بدستور دباؤ میں رہے گی۔ حکومت نے اگرچہ مالیاتی خسارے کا ہدف جی ڈی پی کا 4 فیصد مقرر کیا ہے، یہ ہدف پورا کرنا سیلاب کی تباہ کاریوں کے بعد اضافی مالی

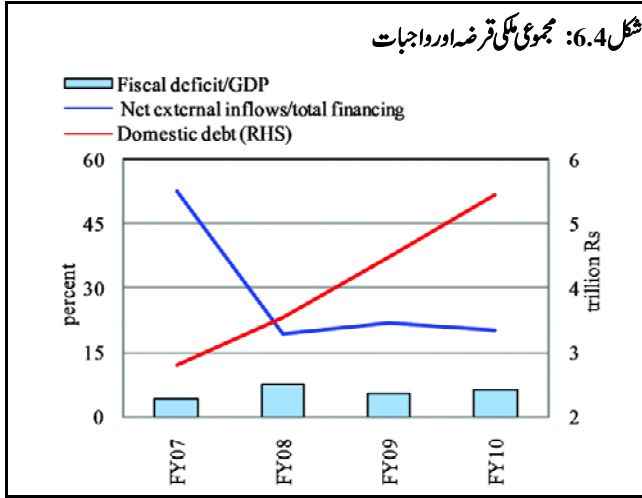
ضروریات کے پیش نظر بڑے حد مشکل ہے۔ حکومت کی طرف سے طلب کی سطح ایسی ہے کہ بیرونی مدد کے باوجود م 11ء میں رقوم کے بندوبست کا زیادہ تر بوجھ قرضے کے ملکی ذرائع ہی کو برداشت کرنا ہوگا۔

### شکل 6.3: قرضہ جاتی برداشت کے اظہاریے



موجودہ سخت زری پالیسی اور پالیسی ریٹ میں اضافے سے شرح منافع بہتر ہو سکتی ہے اور یوں مستقل اور غیر فنڈ قرض وثیقہ جات میں سرمایہ کاری بڑھ سکتی ہے تاہم قرض گیری کا اضافی دباؤ مالی سال 11ء کے دوران بھی رواں قرض وثیقہ جات سے پورا ہونے کا امکان ہے۔ اس صورتحال کا جزوی مفہوم یہ ہے کہ بینکوں کے ذریعے میزانیہ قرض گیری کا پہلے سے زیادہ دباؤ ہوگا چنانچہ نجی شعبے کو

<sup>3</sup> ماخذ: اقوام متحدہ (2009ء)، ’’عالمی اقتصادی صورتحال اور 2010ء کے عالمی منظر نامے کے امکانات‘‘۔



قرضے کی فراہمی متاثر رہے گی۔ رواں مالی سال ماکاری کا اضافی دباؤ مں 10ء میں ہونے والی معمولی سی اقتصادی بحالی کے لیے خطرات بڑھا سکتا ہے چنانچہ رواں مالی سال سخت مالیاتی احتیاط کا تقاضا کرتا ہے۔

## 6.2 مجموعی ملکی قرضے اور واجبات

بھاری مالیاتی خسارے<sup>4</sup> اور ماکاری کے بیرونی ذرائع کی قلت کے باعث پاکستان کا قرضوں اور واجبات کا مجموعی حجم بڑھ کر جون مں 2010ء کے خاتمے پر 54 کھرب روپے تک جا پہنچا جو 21.3 فیصد سال بسال اضافہ ظاہر کرتا ہے (دیکھئے شکل 6.4)۔<sup>5</sup> مں 10ء کے دوران مذکورہ حجم بڑھانے میں حکومت کے بڑھتے ہوئے ملکی قرضے کا نمایاں حصہ ہے۔ سرکاری شعبے کے اداروں کے قرضے اور ملکی واجبات میں اس عرصے کے دوران معمولی نمو ہوئی (دیکھئے جدول 6.2)۔

جدول 6.2: مجموعی ملکی قرضہ و واجبات کی ہیئت ترکیبی					
اشاک ارب روپے میں، نمونہ فیصد میں					
نمونہ میں حصہ		قرضے کا اشاک			
مں 10ء	مں 09ء	مں 10ء	مں 09ء	مں 08ء	
100.0	100.0	5442.2	4487.2	3539.3	مجموعی ملکی قرضہ و واجبات (II+I)
91.8	78.0	5027.6	4151	3412.1	I- ملکی قرض (الف+ب)
82.9	61.8	4652.7	3861	3274.8	الف- سرکاری ملکی قرض
بلحاظ ذہنہ					
12.2	7.3	794.3	678	608.4	مستقل
51.8	28.1	2399.1	1904	1637.4	رواں
					جس میں
45.2	27.3	1227.4	796.1	537	ایم ٹی بیز
6.7	0.8	1171.7	1107.9	1100.4	ایم آر ٹی بیز
19.4	26.4	1456.2	1270.9	1020.4	غیر فنڈ
-0.5	-0.1	3.1	8.1	8.6	حکومت کے بیرونی کرنسی کے واجبات
بلحاظ ادارہ					
39.3	31.5	2439.9	2064.9	1766.6	بینکاری نظام
44.2	30.4	2209.7	1788	1499.6	غیر بینک قرضہ
					جس میں
16.2	1	211.1	56.7	47.3	ٹریڈری بلز
-0.5	-0.1	3.1	8.1	8.6	حکومت کے بیرونی کرنسی کے واجبات
8.9	16.1	374.9	290	137.3	ب- بی ایس ایڈ کا قرضہ*
8.2	22	414.6	336.2	127.2	II- ملکی واجبات
8.2	22	414.6	336.2	127.2	اجناس کی ماکاری**
* اس عدد میں بی ایس ای قرض کی اجناسی ماکاری کی کارروائیاں شامل نہیں۔					
** اس میں بی ایس ای قرض کی اجناسی ماکاری کی کارروائیاں شامل ہیں۔					

<sup>4</sup> مں 10ء کا مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 6.3 فیصد ہے جبکہ ابتدائی میزانی تخمینے میں جی ڈی پی کا 4.9 فیصد تھا۔

<sup>5</sup> ملکی سرکاری قرضے میں دو ہندی نموکا یہ مسلسل چوتھا سال تھا۔ اس اضافے سے جی ڈی پی میں ملکی سرکاری قرضے کا تناسب مں 10ء میں 31.7 فیصد تک بڑھ گیا جبکہ مں 09ء میں یہ 30.3 فیصد تھا۔

## 6.2.1 ملکی سرکاری قرضہ

مالیاتی خسارے کی مالکاری کے لیے م س 10ء میں رواں قرضے کے قلیل مدتی و شیعہ جات پر حکومت کا بھاری انحصار رہا (دیکھئے جدول 6.2 اور 6.3)۔ قومی بچت اسکیموں کے ذریعے غیر فنڈ قرضہ م س 09ء کی نسبت م س 10ء میں کم جمع ہوا جس سے قلیل مدتی قرضے کی طلب بڑھی۔ اس عرصے میں قرضے کی مجموعی ملکی نمویں مستقل قرضے کا بھی نمایاں حصہ تھا۔ تاہم چونکہ پاکستان کے ملکی قرضے کے حجم میں قلیل مدتی رواں قرضے کا بڑا حصہ ہے، گزشتہ مالی سال کے دوران اس کی نمویں مستقل قرضے کا حصہ سب سے کم رہا۔ م س 10ء کے دوران ملکی قرضے کی نمویں اداروں کے لحاظ سے غیر بینک اداروں کا حصہ معمولی سا بلند رہا کیونکہ اس عرصے میں ٹی بل نیلامیوں میں یہ ادارے بڑھ چڑھ کر شریک ہوئے تھے۔

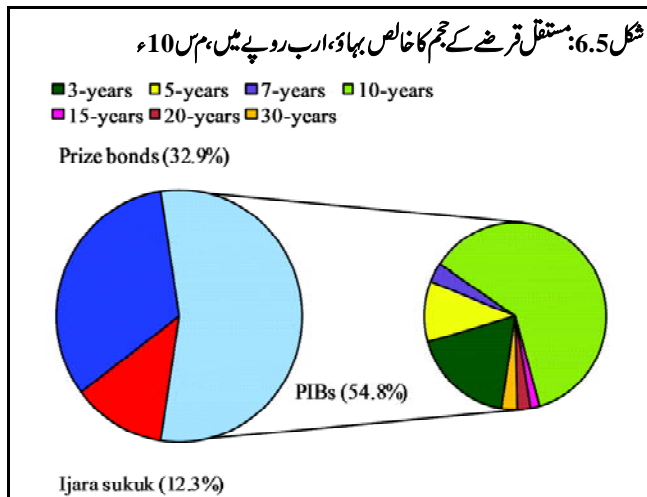
## رواں قرضہ

جدول 6.3: ایم ٹی بیز کے اسٹاک میں اضافے کے حوال				
م س 10ء پہلی سہ ماہی	م س 10ء جولائی تا دسمبر	م س 10ء جولائی تا مارچ	م س 10ء	م س 10ء
مالیاتی اظہار سے م س 10ء کے متعلقہ بجٹ تخمینوں کی فیصد کے لحاظ سے ہیں				
19.8	42.2	65.0	96.4	جمع کردہ حاصل
22.6	45.6	70.5	104.5	مجموعی اخراجات
24.7	35.3	29.7	60.5	بیرونی بھاؤ
22.1	41.5	60.1	79.0	غیر فنڈ قرضہ
144.2	214.3	245.1	254.3	ٹریڈری بلز کے خالص اہداف
188.7	275.3	362.4	463.6	ٹریڈری بلز کی خالص قبولیت
1130.0	1130.0	1130.0	1130.0	اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کی بالائی حدود
1080.0	1102.0	1193.7	1208.7	اسٹیٹ بینک سے عمل قرض گیری

م س 10ء کے دوران ملک کے رواں قرضے کا حجم 26 فیصد کی سرعت سے بڑھ کر 24 کھرب روپے تک جا پہنچا۔<sup>6</sup> اس دوران جدولی بینکوں کی جانب سے ٹی بلوں کی بڑھی ہوئی تحویل خسارے کی مالکاری کی اہم وجہ تھی۔ حکومت نے رواں قرضے کا اجرا بڑھانے کی بجائے قرضے کی نسبتاً کمزور طلب کو سہارا دیا۔ آئی ایم ایف کی جانب سے عائد حدود کے باوجود مرکزی بینک سے سرکاری قرض گیری میں بھی م س 09ء کی نسبت تھوڑا سا اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 6.3)۔<sup>7</sup> نتیجتاً م س 10ء کے دوران بینکوں سے حکومت کی (امانتوں کی) خالص میزانیہ قرض گیری میں 26.8 فیصد کا تیز رفتار اضافہ ہوا۔

بینک ذرائع کے علاوہ قومی بچت اسکیموں اور ٹی بل کی یافت میں تفاوت گرنے سے بھی غیر بینک اداروں کا رخ ٹی بل کی جانب ہو گیا۔

قلیل مدتی قرضوں میں اضافہ اقتصادی استحکام کے لیے چند نامطلوب مضمرات کا باعث بنا۔ اس تشویش کی بنیاد شرح سود میں منفی اتار چڑھاؤ کے منسلک خطرات ہیں۔ سرکاری تسکات میں جدولی بینکوں کی بلند سرمایہ کاری سے منڈی میں سیالیت کی قلت ہو جاتی ہے جس سے بالآخر نجی شعبے کی سرمایہ کاری کے لیے گنجائش نہیں بچتی۔ قلیل سیالیت شرح سود بڑھانے کا دباؤ ڈالتی ہے جس سے معیشت میں اشیا سازی کی سرگرمیاں ماند پڑنے لگتی ہیں۔ چنانچہ ملک کے اقتصادی ماحول کی نزاکت نیز ملکی شرح سود میں تیز تغیر پذیری کی وجہ سے سرمایہ کار طویل مدتی آلات میں رقم لگانے سے ہچکچارے ہیں۔



## مستقل قرضہ

مستقل قرضے کا حجم 17.1 فیصد مستحکم اضافے سے م س 10ء کے دوران 794 ارب روپے تک جا پہنچا۔ اس اضافے میں بڑا حصہ پی آئی بیز میں وصولیوں اور اس کے بعد پرائز بانڈ کا ہے۔ اس کے علاوہ اجارہ صکوک بانڈ کی رقم بھی گزشتہ مالی سال تھوڑا سا اضافہ ہوا۔ مستقل قرضے کے مجموعی حجم میں م س 10ء کے اختتام پر سب سے بڑا حصہ یعنی 63.6 فیصد پی آئی بیز کا ہے (دیکھئے شکل 6.5)۔ تفصیلات کے مطابق م س 10ء کے آخر تک پی آئی بی قرضے کے مجموعی حجم میں

<sup>6</sup> اس اضافے سے مجموعی ملکی قرضے میں رواں قرضے کا حصہ گزشتہ سال کے 49.3 فیصد سے بڑھ کر 51.6 فیصد ہو گیا۔

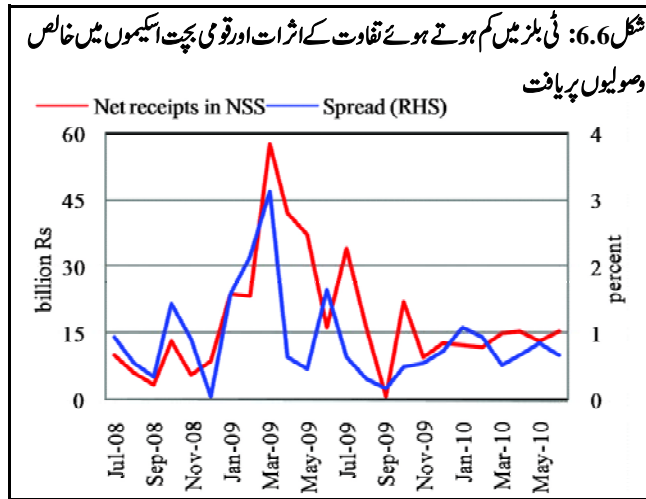
<sup>7</sup> اسٹیٹ بینک سے قرض گیری پر آئی ایم ایف کی طرف سے عائد حد کی م س 10ء کی آخری دوسرا مہینوں میں بھی خلاف ورزی ہوئی۔

دس سالہ پی آئی بیز کا حصہ تقریباً دو تہائی ہے جبکہ بقیہ حصہ تین، پانچ، سات، بیس اور تیس سالہ عرصیتوں میں منقسم ہے۔ مختلف عرصیتوں والے وثیقہ جات کا اجرا اس لحاظ سے تو مفید ہے کہ منڈی کے مختلف طبقوں کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد ملتی ہے تاہم ایسا اجرام ملک کے طویل مدتی قرضوں کا حجم مختلف عرصیتوں اور مالیاتوں میں بانٹ دیتا ہے جس سے قرضہ منڈی کی سیالیت، اور نشانیہ بانڈز کی تشکیل متاثر ہوتی ہے۔ اس تناظر میں لازمی ہے کہ چند میعادوں والی منڈی بنائی جائے، اس طرح حکومت ادائیگی کی اپنی ذمہ داریوں سے طویل مدت میں احسن طور پر عہدہ برآ ہو سکے گی۔

جدول 6.4: غیر فنڈ قرضے کا خاکہ								
قرضہ (ارب روپے)		مجموعی وصولیاں (ارب روپے)		خالص وصولیاں (ارب روپے)		نمو (فیصد)		
میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	
945.2	1078.7	764.9	328.1	219.7	133.4	30.3	14.1	سرٹیفکیٹس
جن میں								
257.2	224.9	65.3	49.8	-27.4	-32.4	-9.6	-12.6	ڈیٹس سیونگ سرٹیفکیٹس
288.8	350.8	298.1	117.0	128.5	62.0	80.1	21.5	ایٹش سیونگ سرٹیفکیٹس
91.1	135.6	87.3	64.0	40.1	44.5	78.6	48.9	ریگولر اکرم سرٹیفکیٹس
307.5	366.8	314.3	97.3	78.5	59.3	34.3	19.3	بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس
218.1	267.2	341.0	242.9	32.1	49.1	17.8	22.5	اکاؤنٹس
جن میں								
16.8	17.1	145.9	155.5	-10.9	0.3	-39.3	1.7	سیونگ اکاؤنٹ
88.6	119.6	80.5	55.7	21.6	31.0	32.3	34.9	ایٹش سیونگ اکاؤنٹ
2.4	2.1	0.1	0.0	-0.1	-0.3	-2.0	-12.2	ماباندی اکاؤنٹ
109.9	128.0	114.5	31.6	22.2	18.2	25.3	16.5	پنشنرز بنی فٹ اکاؤنٹ
67.1	67.1	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	0.0	پوسٹل لائف
40.1	39.5	N-A	N-A	-2.4	-0.5	-5.7	-1.3	جی پی فنڈ
1270.5	1456.2*	1105.8	571.0	250.1	182.0	24.5	14.6	مجموعی
* م 10ء کے مجموعی غیر فنڈ قرضے میں قومی بچت بانڈز کے 3.7 ارب روپے بھی شامل ہیں جو حکومت نے جنوری 2010ء میں جاری کیے۔								

#### غیر فنڈ قرضہ

غیر فنڈ قرضہ م 09ء میں 24.5 فیصد کی تیز رفتار نمو کے بعد م 10ء میں خاصا سست پڑ گیا اور صرف 14.6 فیصد نمو حاصل کر سکا۔ ایٹش سیونگ سرٹیفکیٹ اور بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ میں خالص وصولیاں کم رہنا سرمایہ کاری میں اس تخفیف کی بنیادی وجہ ہے (دیکھئے جدول 6.4)۔



قومی بچت اسکیموں کی خالص وصولیوں میں اس تخفیف کا سبب ان اسکیموں کی شرح منافع دسمبر 2008ء سے کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 6.6)۔ ان اسکیموں کی شرح میں رد و بدل اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی موقف سے بالواسطہ طور پر متاثر ہوتا ہے۔ معیشت میں گرانی کے دباؤ کو قابو کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے م 09ء کی پہلی ششماہی میں سخت زری پالیسی اپنائی چنانچہ اس سے پی آئی بی کی شرح میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا۔ قومی بچت کی متعدد اسکیموں کی شرح منافع چونکہ پی آئی بیز کی شرحوں<sup>8</sup> سے اخذ کی جاتی ہے، اس لیے اس عرصے میں ان میں بھی اضافہ کیا گیا۔ تاہم جب زری پالیسی نرم کی گئی تو ان وثیقہ جات پر شرح منافع گرنا شروع

<sup>8</sup> قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع پی آئی بیز کی جہوزن اوسط یا فٹ کا 95 فیصد مقرر ہے۔



ہوگئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قومی بچت اسکیموں کے منافع میں کمی سے قلیل مدتی سرمایہ کاری کے طریقوں یعنی ٹی بلز، اور ان طویل مدتی طریقوں کے مابین شرح سود کا فرق تقریباً ختم ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 6.6)۔ چنانچہ ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کے لیے اپنی رقوم طویل مدتی عرصیتوں میں لگانا پرکشش نہیں رہا اس لیے وہ ٹی بل نیلامیوں کی طرف آگئے۔ اس کی توثیق اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ م س 10ء کے دوران ٹی بلوں کی غیر بینک فروخت میں 154.5 ارب روپے کا بھاری اضافہ ہوا۔

علاوہ ازیں، اداروں کی نمایاں سرمایہ کاری اسٹیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ کی خالص وصولیوں میں م س 09ء کے دوران تیزی سے اضافے کا جزوی سبب تھا۔<sup>9</sup> گذشتہ مالی سال چونکہ یہ عامل موجود نہ تھا لہذا خالص وصولیوں اور یوں اسٹیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ کے حجم میں نسبتاً کم نمو ہوئی (دیکھئے جدول 6.4)۔<sup>10</sup>

مزید برآں بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ کی خام وصولیوں میں تیزی سے تخفیف کا سبب فروری 2009ء سے سرمایہ کاروں کو دی گئی یہ سہولت ہے کہ وہ بلند شرح والے سرٹیفکیٹ پر منتقل ہو سکتے ہیں۔ سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھاری رقم نکلا کر اس طریقے میں شمولیت اختیار کی گئی چنانچہ م س 09ء کے دوران اس زمرے میں خام وصولیاں بلند رہیں۔ اس زمرے کی خالص وصولیاں م س 09ء کی خام رقوم سے نمایاں طور پر کم تھیں۔ م س 10ء میں اس عامل کی غیر موجودگی کے باعث خام وصولیاں کم رہیں۔

### ملکی سرکاری قرضے پر سودی ادائیگیاں

جدول 6.5: سرکاری ملکی قرض پر سودی ادائیگیاں					
ماہیت: ارب روپے، نموار حصہ فیصد میں					
حصہ	سال ہمال نمو	سودی ادائیگیاں			
		م س 10ء	م س 09ء	م س 08ء	
مجموعی	100.0	575.2	570.2	440.2	
مستقل	12.9	74.4	57.0	51.2	
رواں	41.9	241.1	227.2	116.5	
فریدی بلز	17.6	101.1	71.8	59.1	
سہ ماہی	0.7	4.1	30.6	1	
شش ماہی	3.1	17.7	2.8	3.4	
بارہ ماہی	13.8	79.3	38.3	54.6	
ایم آر ٹی پی	24.3	140.0	155.4	57.5	
غیر فنڈ	45.1	259.7	286.0	272.5	
جس میں					
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس	25.2	145.2	207.1	217.5	

پاکستان کے ملکی قرضے کا حجم، خصوصاً رواں قرضے کا حجم، م س 10ء کے دوران خاصا بڑھنے کے باوجود اس پر سودی ادائیگیوں کی نمو میں، اس عرصے کے دوران سال ہمال نمایاں کمی آئی (دیکھئے جدول 6.5)۔<sup>11</sup> اس کی وجوہات یہ ہو سکتی ہیں: (الف) م س 09ء کے مذکورہ عرصے کے مقابلے میں م س 10ء کے دوران شرح سود، نرم زری پالیسی کے باعث، کم ہونا (ب) م س 09ء کے مقابلے میں م س 10ء کے دوران آئی ایم ایف کی تحدید کے باعث خسارے کی کم تسلیک کی وجہ سے ایم آر ٹی پی پر سودی ادائیگیوں میں معمولی کمی (ج) تین ماہی ٹی بلوں کی ادائیگی میں تخفیف، جس کا سبب م س 09ء کے مقابلے میں گذشتہ سال بینکوں کی طرف سے کم شرح سود کی وجہ سے ان کی کم ہولڈنگ ہے۔ دسمبر 2008ء سے پالیسی ریٹ گرنے کے بعد بینکوں نے تین ماہی ٹی بلوں کی طلب کو، ریٹ مزید گرنے کی توقع پر بارہ ماہی بلوں میں بدل دیا<sup>12</sup> (د) غیر فنڈ قرضے کے حجم خصوصاً ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ اور بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ پر کم ہوتی ہوئی سودی ادائیگیاں۔

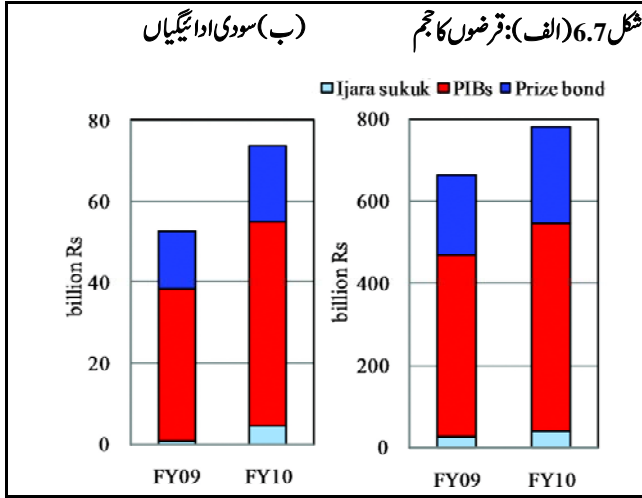
ان میں اول الذکر میں کمی کا سبب اس آلے کا حجم گھٹنا تھا، جبکہ بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ پر سودی ادائیگیوں میں کمی کی مکمل وجہ فروری 2009ء میں حکومت کی طرف سے سرمایہ کاروں کو دی گئی سہولت ہے کہ وہ بلند شرح والے سرٹیفکیٹ پر منتقل ہو کر نو سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

<sup>9</sup> سہمی شواہد کے مطابق قومی بچت اسکیموں کے حجم میں تقریباً 20 فیصد ادارہ جاتی سرمایہ کاری جبکہ تقریباً 80 فیصد انفرادی سرمایہ کاری ہے۔

<sup>10</sup> سہمی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ 1990ء کی دہائی کے اوائل کے دوران ایک سرکاری ادارے کی طرف سے خریدے گئے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کی عرصیت م س 09ء میں پوری ہوئی، ایکٹوٹ کے بعد م س 09ء کے دوران اسٹیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ میں لگا دی گئی۔ م س 09ء کے دوران بلند شرح منافع کی پیشکش کی بنا پر یہ اسکیمیں سرمایہ کاروں کے لیے پرکشش تھیں۔

<sup>11</sup> م س 09ء میں قرضوں کی واپسی میں 29.5 فیصد اضافہ ہوا تھا جبکہ م س 10ء کے دوران ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں صرف 0.9 فیصد سال ہمال نمو ہوئی۔

<sup>12</sup> اس کا ثبوت یہ ہے کہ م س 09ء میں نیلامیوں میں تین ماہی ٹی بلوں کی قبولیت 983.02 ارب روپے تھی جو م س 10ء میں گر کر 237.76 ارب روپے رہ گئی، جبکہ بارہ ماہی ٹی بلوں کی قبولیت 672.4 ارب روپے سے بڑھ کر 931.3 ارب روپے ہو گئی۔ باب 4 ”زراور بیکاری“ میں بازار زر پر سیکشن ملاحظہ کیجیے۔

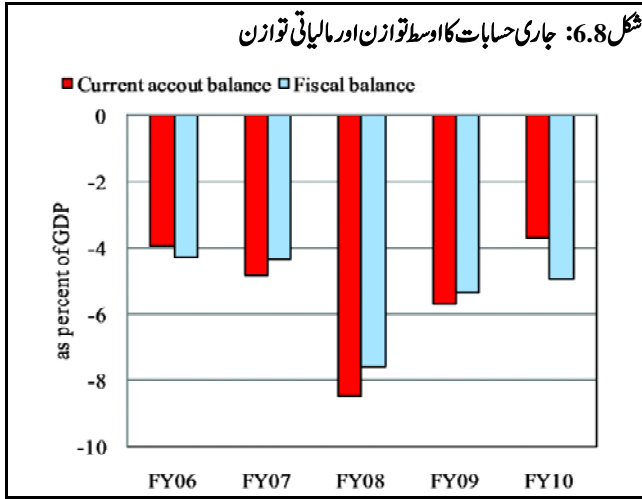


ان تمام عوامل کے سبب م س 10ء کے ملکی قرضے کے حجم کی نسبت سودی ادائیگیوں میں کم اضافہ دیکھا گیا جو اس عرصے کے دوران مؤثر شرح سود میں کمی پر منتج ہوا۔

تاہم م س 10ء کے دوران قرضے کے مستقل حجم پر سودی ادائیگیوں میں مستحکم اضافہ ہوا جس کا سبب پی آئی بیز، اجارہ صلوک اور پرائز بانڈ کے قرضہ حجم میں مساوی اضافہ ہے (دیکھئے شکل 6.7 'الف' اور 'ب')۔

### 6.3 بیرونی قرضہ

گزشتہ چند برسوں میں پاکستان کے مجموعی بیرونی قرضہ جات و واجبات تیزی سے بڑھے ہیں۔ ان میں 2001ء تا 2005ء کے دوران 0.21 فیصد اوسط کی ہوئی تھی جبکہ 2006ء تا 2010ء کے دوران بیرونی قرضہ جات و واجبات اوسطاً لگ بھگ 10 فیصد بڑھے۔ یہ اضافہ خصوصاً 2008ء سے 2009ء کے دوران تیزی سے یعنی 13.8 فیصد ہوا جو غیر قرضہ جاتی مالی رقوم کی آمدتھیں اور جاری حسابات کے بھاری خسارے کا مشترکہ اثر تھا (دیکھئے شکل 6.8)۔ مالی سال 09ء کے 5.7 فیصد کے مقابلے میں، گزشتہ مالی سال جاری حسابات کا خسارہ جی ڈی پی کا صرف 2 فیصد رہا جبکہ بیرونی قرضہ جات و واجبات کا حجم مسلسل بڑھتا رہا اور اس میں 6.3 فیصد یا 3.4 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔ اس اضافے کی بڑی وجہ آئی ایم ایف کے ایس بی اے کے تحت رقوم کی آمد ہے۔ خوش قسمتی سے مالی سال 10ء میں ماکاری ضروریات کم رہنے کی وجہ سے حاصل شدہ قرضہ ذخائر بڑھانے کے کام آئے۔ تاہم بیرونی قرضہ جات و واجبات میں تیزی سے اضافہ تشویش کا باعث ہے خصوصاً اس لیے کہ تباہ کن سیلاب کے منفی اثرات کی وجہ سے م س 11ء میں ماکاری ضروریات بڑھ جائیں گی اور دوسرے، اجناس کی عالمی قیمتیں بڑھ رہی ہیں (دیکھئے جدول 6.6)۔



م س 10ء کے دوران بیرونی قرضہ جات و واجبات مطلق معنوں میں تو بڑھے تاہم جی ڈی پی کے تناسب کے لحاظ سے یہ م س 09ء کے 33.4 فیصد سے کم ہو کر 32.4 فیصد رہ گئے۔ آئی ایم ایف نے جون 2010ء کی اپنی کنٹری رپورٹ میں برداشت قرضہ کے تجزیے میں اشارہ دیا کہ وسط مدتی میں لائن صورتحال کے تحت بیرونی قرضہ کم رہے گا، تاہم تیل کے نرخوں یا براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو دھچکے کی صورت میں یہ جی ڈی پی کا 40 فیصد تک بڑھ سکتا ہے جبکہ نمو، جاری حسابات، اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو بیک وقت دھچکے، اور روپے کی قدر میں کمی کی صورت میں یہ جی ڈی پی کے 50 فیصد سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ بیرونی قرض کی ادائیگی کی صلاحیت کو لاحق خطرات بڑے نہیں ہیں۔

جہاں تک بیرونی قرضے کے اجزائے ترکیبی کا تعلق ہے تو سرکاری ضمانتی قرضے کا حصہ مسلسل گر رہا ہے اور م س 10ء میں 80.9 فیصد ہو گیا۔ اسی طرح مجموعی قرضے میں نجی قرضے کا حصہ بھی گزشتہ مالی سال 6.3 فیصد سے گر کر 5.8 فیصد رہ گیا۔ دوسری طرف آئی ایم ایف کے قرضے کا جو حصہ م س 09ء میں 10.1 فیصد تھا وہ م س 10ء میں بڑھ کر 14.8 فیصد ہو گیا۔

پاکستان کا 90 فیصد سے زائد بیرونی قرضہ چار کرنسیوں میں ظاہر کیا جاتا ہے یعنی امریکی ڈالر، یورو، یین اور اسٹیشل ڈرانگ رائٹس (ایس ڈی آر)۔ تاہم پاکستان میں قرضہ امریکی ڈالر میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ دوسری کرنسیوں (جن میں قرضہ ظاہر کیا جاتا ہے) کے مقابل ڈالر کی قدر میں ردوبدل کے اثرات قرضے کے حجم پر پڑتے ہیں۔ م س 09ء میں بڑی کرنسیوں کے



جدول 6.6: پاکستان کے بیرونی قرضہ جات و واجبات							
مالیت اور مطلق تبدیلی ملین ڈالریں							
فصلہ تبدیلی	مطلق تبدیلی						
میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
3.7	4.7	1,557	1,924	44,124	42,567	40,643	1۔ سرکاری و سرکاری ضمانت شدہ قرض
3.7	4.9	1,550	1,968	43,965	42,415	40,447	(i) سرکاری قرض
0.8	5.1	354	2,029	42,117	41,763	39,734	الف۔ وسط اور طویل مدت (ایک سال سے زائد)
-0.3	0.5	-39	70	13,959	13,998	13,928	پیرس کلب
3.0	7.2	693	1,550	23,694	23,001	21,451	کثیر فریقی
23.1	28.3	334	320	1,783	1,449	1,129	دیگر دوفریقی
-27.9	-18.9	-600	-500	1,550	2,150	2,650	یورو بانڈ/سینڈک بانڈ
-2.9	102.3	-34	589	1,131	1,165	576	دیگر <sup>1</sup>
21.6	-8.6	141	-61	793	652	713	ب۔ قلیل مدت (ایک سال سے کم)
21.6	-8.6	141	-61	793	652	713	آئی ڈی بی
-	-	1,055	-	1,055	-	-	ج۔ آئی ایم ایف (وفاقی حکومت)
4.6	-22.4	7	-44	159	152	196	(ii) سرکاری ضمانتی قرض
-	-	193	0	193	0	0	2۔ جدولی ٹیکوں کی قرض گیری (ایک سال سے کم اور ایک سال سے زائد)
-5.1	22.8	-164	595	3,043	3,207	2,612	3۔ نجی غیر ضمانتی قرضے (وسط اور طویل مدت: ایک سال سے زائد)
-9.3	-50.2	-13	-138	124	137	275	4۔ نجی غیر ضمانتی باڈرز
36.4	285.0	1,874	3,811	7,022	5,148	1,337	5۔ آئی ایم ایف (اسٹیٹ بینک میں اعزاز)
6.8	13.8	3,447	6,192	54,506	51,059	44,867	مجموعی بیرونی قرض (1 تا 5)
-11.9	-1.7	-152	-22	1,122	1,274	1,296	6۔ زرمبادلہ واجبات
-50	-33.3	-22	-22	22	44	66	بیرونی کرنسی بانڈ (این ایچ اے/این سی)
-8.3	-	-100	-	1100	1200	1200	مرکزی بینک کی امانتیں
-100	-	-30	-	-	30	30	دیگر واجبات (سواپ)
6.3	13.4	3,295	6,170	55,628	52,333	46,163	مجموعی بیرونی قرضہ جات و واجبات (1 تا 6)

<sup>1</sup> این بی پی/بینک آف چائنا کی جوامائیں 2009ء تک زرمبادلہ واجبات تھیں، درجہ بندی میں تبدیلی کے باعث اب انہیں بطور وسط مدت قرضہ درج کیا جا رہا ہے۔

جدول 6.7: شرح مبادلہ کی تبدیلی کی وجہ سے قرضے کے حجم میں فرق		
ملین ڈالر		
30 جون 2010ء کو	30 جون 2009ء کو	
0.7	-2.5	آسٹریلیائی ڈالر
55.7	-83	کینیڈین ڈالر
-776.1	-624.6	یورو
985	1347.5	جاپانی ین
-542.2	-504.9	ایس ڈی آر
-25.8	-96.3	دیگر
-302.7	36.1	مجموعہ

مقابل امریکی ڈالر کی قدر کم ہونے سے بیرونی قرضہ جات و واجبات میں اضافہ ہوا تھا تاہم ہم 10ء میں بالکس اثر ہوا، چنانچہ بیرونی قرضہ جات و واجبات میں 30 کروڑ 27 لاکھ ڈالر خالص کی آئی (دیکھئے جدول 6.7)۔

#### بیرونی قرضہ جات و واجبات کی ساخت

میں 10ء کے دوران آئی ایم ایف کے قرضے کا مجموعی حجم مزید بڑھ کر 8.1 ارب ڈالر ہو گیا جو دوران سال قرضے کا حجم بڑھانے میں سب سے اہم عامل رہا۔ اس میں سے ایک ارب ڈالر حکومت پاکستان کو ملے جبکہ ادائیگیوں کے توازن میں مدد کے لیے اسٹیٹ بینک کو 7.2 ارب ڈالر ملے۔

میں 10ء کے دوران سرکاری اور سرکاری ضمانتی قرضوں میں 1.6 ارب ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں 1.9 ارب ڈالر ہوا تھا۔ سرکاری اور سرکاری ضمانتی قرضوں میں سے کثیر فریقی قرضہ میں 10ء کے دوران 0.7 ارب ڈالر بڑھا جبکہ گزشتہ سال 1.5 ارب ڈالر بڑھا تھا۔ یہ قرضے زیادہ تر ایشیائی بینک، آئی ڈی اے اور اسلامی بینک نے دیے تھے۔

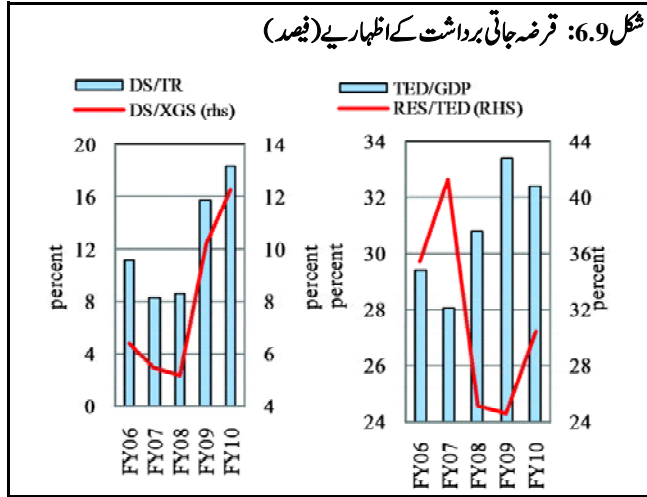
جدول 6.8: م 10ء کے دوران بیرونی وسائل کی تقسیم		
ملین ڈالر		
رقم	تفصیل/ مقصد	ڈونرز
	زلزلہ زدگان کی ہنگامی امداد	
932.6	پروگرام قرضے/میزانی اعانت	ایشیائی بینک
	منصوبہ	
	زلزلہ زدگان کی ہنگامی امداد	
702.4	پروگرام قرضے/میزانی اعانت	آئی ڈی اے
	منصوبہ	
569.5	قلیل مدتی قرضہ	اسلامی بینک (قلیل مدتی)
300	لوکیو کانسفرنس کے زیر اہتمام احباب پاکستان	سعودی عرب
108.5	منصوبہ	جاپان
	لوکیو کانسفرنس کے زیر اہتمام احباب پاکستان	
212.3	زلزلہ زدگان کی ہنگامی امداد	چین
	منصوبہ	
319.6	لوکیو کانسفرنس کے زیر اہتمام احباب پاکستان	امریکہ
	اندرون ملک بے گھر افراد کی امداد	
	منصوبہ	
147.7	منصوبہ	برطانیہ
	غربت میں کمی کے لیے میزانیہ اعانت	

ایشیائی بینک اور آئی ڈی اے کے زیادہ تر اضافی قرضے منصوبہ جاتی قرضوں کی صورت میں ملے (دیکھئے جدول 6.8)۔

دیگر دو طرفہ ڈونرز کے قرضوں کا حجم 0.3 ارب ڈالر بڑھ گیا جو گزشتہ سال کے لگ بھگ ہے جبکہ پیرس کلب کے قرضے گزشتہ سال کے 0.07 ارب ڈالر اضافے کی نسبت م 10ء میں 0.04 ارب ڈالر کم ہو گئے۔

#### قرضہ جاتی برداشت کے اظہار

م 10ء میں قرضہ جاتی برداشت کے اظہار یوں میں ملا جلا رجحان دیکھا گیا (دیکھئے شکل 6.9)۔ جی ڈی پی میں بیرونی جات و واجبات کا فیصد م 10ء میں گر گیا کیونکہ جی ڈی پی کی ڈالر میں بہتر نمو، یعنی 7.9 فیصد ہوئی جبکہ بیرونی جات و واجبات میں نمونہ تا کم، یعنی 6.3 فیصد ہوئی۔ یہ صورتحال گزشتہ سال کے برعکس ہے کیونکہ تب جی ڈی پی کی نمو بیرونی جات و واجبات کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے گرتی تھی۔ اسی طرح قرضہ جاتی برداشت میں، بیرونی جات و واجبات کی زرمبادلہ سے نسبت کے لحاظ سے بھی نمایاں بہتری آئی جو بیرونی شعبے کی بہتر کارکردگی کا نتیجہ ہے۔



تاہم م 10ء کے دوران قرضہ جاتی برداشت کے دیگر دو پیمانوں، یعنی واپسی قرض اور مجموعی محاصل کی نسبت، اور واپسی قرض اور اشیا و خدمات کی برآمد کی نسبت، میں بگاڑ آیا۔ اس کی بڑی وجہ عرصیت کی تکمیل پر 60 کروڑ ڈالر کے صکوک بانڈ کی ادائیگی، اور برآمدات کی سست نمو تھی۔

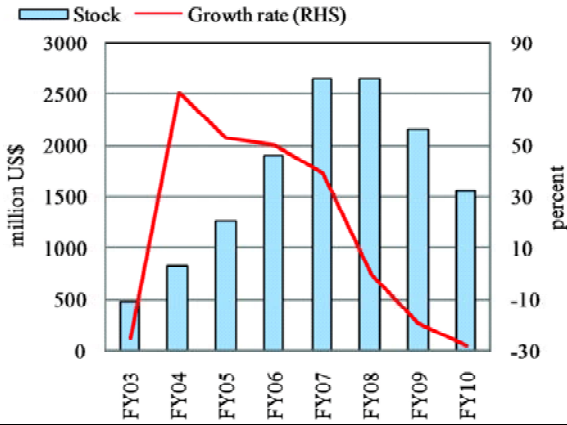
#### ریاستی بانڈ

اختتام جون 2010ء کو پاکستان کے ریاستی بانڈ کا حجم گزر کر 1.6 ارب ڈالر رہ گیا جو گزشتہ سال 2.2 ارب ڈالر تھا (دیکھئے شکل 6.10)۔ یہ ساری کی ساری 27.9 فیصد کی پانچ سالہ صکوک کی بنیادی رقم 60 کروڑ ڈالر ادائیگی کا نتیجہ تھی، یہ صکوک فروری 2004ء میں لائے گئے تھے۔ ملک سے وابستہ رسک پر بیمہ میں معقول اضافے کی بنا پر حکومت پاکستان نے م 10ء میں عالمی منڈی میں کوئی نیا بانڈ جاری نہیں کیا۔ انہی وجوہات کی بنا پر م 09ء میں بھی حکومت کو بانڈ کے اجرا کا ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔

#### بیرونی نجی قرضے

م 10ء میں بیرونی نجی قرضوں کے حجم میں گزشتہ مالی سال کی نسبت 16 کروڑ 40 لاکھ ڈالر خالص کی آئی۔ چنانچہ مجموعی قرضے میں بیرونی نجی قرضے کا حصہ گزشتہ سال کے 6.6 فیصد کے مقابلے میں آخر جون 2010ء کو گزر کر 6.2 فیصد رہ گیا۔ دوبارہ ادائیگی کی سطح لگ بھگ وہی رہی تاہم قوم کی آمد بڑھنے سے یہ تناسب کم ہوا۔ م 10ء میں جن بڑے

شکل 6.10: پاکستان ریاستی بانڈز کی صورتحال



اداروں کو رقم آئی ان میں سے ای ایس سی (11 کروڑ 50 لاکھ ڈالر)، فوجی سینٹ کپنی لمیٹڈ (7 کروڑ 40 لاکھ ڈالر)، اینگرو کیمیکل پاکستان لمیٹڈ (5 کروڑ ڈالر) اور پاکستان ریفرنسری لمیٹڈ (5 کروڑ ڈالر) شامل ہیں۔

اسی طرح نجی بانڈز کا حجم م س 10ء کے دوران ایک کروڑ 30 لاکھ ڈالر کم ہوا جو 9.3 فیصد کی ہے جبکہ گذشتہ سال یہ کی 50.2 فیصد رہی تھی۔ م س 10ء کے دوران بیرونی نجی بانڈز میں کوئی نمایاں سرگرمی نہیں دیکھی گئی۔

#### زرمبادلہ کے واجبات

م س 10ء میں پاکستان کے زرمبادلہ کے واجبات کا حجم 12 فیصد گر گیا جبکہ گذشتہ سال 1.7 فیصد کی ہوئی تھی۔ بیرونی واجبات میں خالص کی کی وجہ مرکزی بینک میں امانتوں کا گرتا ہوا حجم، اور این ایچ اے بانڈز میں کمی ہے۔ ان امانتوں کا حجم اختتام جون 2010ء کو کم ہو کر 1.1 ارب ڈالر رہ گیا جس کا سبب سینٹرل بینک آف چائنا کی امانتوں میں تخفیف ہے۔

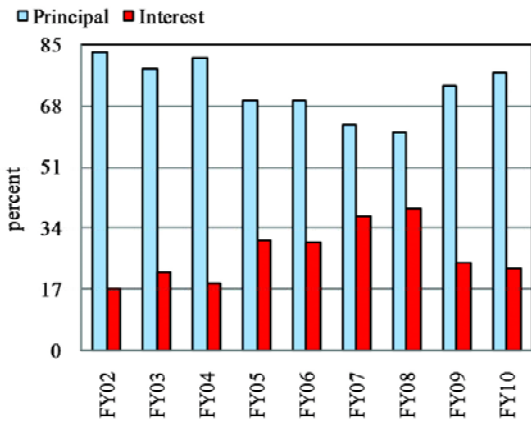
#### بیرونی قرضہ جات و واجبات کی واپسی

اختتام جون 2010ء کو بیرونی قرضہ جات و واجبات کی واپسی کی سطح 4.4 ارب ڈالر تھی جبکہ گذشتہ سال یہ 4.7 ارب ڈالر تھی (دیکھئے جدول 6.9)۔ اس 7 فیصد کمی کی بڑی وجہ سرکاری اور نجی غیر ضمانتی قرضہ جات کی اصل رقم اور سودی ادائیگیوں کا کم ہونا تھا۔

بیرونی واجبات کی واپسی گذشتہ سال کی 2 کروڑ 20 لاکھ ڈالر سے بڑھ کر م س

10ء میں 15 کروڑ 19 لاکھ ڈالر ہو گئی۔ اس اضافے کی بڑی وجہ بینک آف چائنا کی 10 کروڑ ڈالر امانتوں کی واپسی اور 'ایس ڈبلیو اے پی' کے 3 کروڑ ڈالر کی ادائیگی تھی۔ م س 10ء کے دوران قرضوں کی واپسی میں اصل رقم کی مجموعی ادائیگی لگ بھگ گذشتہ سال کے برابر رہی رہی تاہم سودی ادائیگیاں 10.96 ارب ڈالر رہ گئیں جو کہ م س 09ء میں 1.11 ارب ڈالر تھیں (دیکھئے شکل 6.11)۔

شکل 6.11: قرضے کی واپسی میں حصہ



جدول 6.9: پاکستان کے بیرونی قرضہ جات و واجبات کی واپسی							
ملین ڈالر							
مکس 10ء	مکس 09ء	مکس 08ء		مکس 10ء	مکس 09ء	مکس 08ء	
ری شیڈول / رول اور				ادا کردہ			
623	400	500		3,289.6	3,662.5	2,270.8	1۔ سرکاری و سرکاری ضمانت شدہ
623	400	500		2,526.2	2,743.5	1,282.1	اصل رقم
-	-	-		763.4	919	988.7	سود
-	-	-		534.5	604	603	2۔ نجی غیر ضمانت شدہ
-	-	-		455.2	462	414	اصل رقم
-	-	-		79.3	142	189	سود
-	-	-		359.4	264	191	3۔ آئی ایم ایف
-	-	-		239.8	210	173	اصل رقم
-	-	-		119.6	54	18	سود
623	400	500		4,183.4	4,530.5	3,064.8	4۔ مجموعی واپسی قرض (1+2+3)
623	400	500		3,221.2	3,415.5	1,869.1	اصل رقم
-	-	-		962.3	1,115	1,195.7	سود
1,100	1,200	700		175.2	155	40	5۔ بیرونی واجبات
1,100	1,200	700		151.9	22	22	اصل رقم
-	-	-		119.6	54	18	سود
1,723	1,600	1,200		4,358.6	4,685.5	3,104.8	6۔ مجموعی (4+5)
1,723	1,600	1,200		3,373.1	3,437.5	1,891.1	اصل رقم
-	-	-		1,081.9	1,169	1,213.7	سود